نقش آغاز
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ادارہ

دیوبندی جماعتوں کے سربراہی اجلاس سے
قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا خطاب

۱۸/ نومبر ۲۰۱۴ء کو اسلام آباد میں مجلس احرار اسلام کے سربراہ مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری مدظلہ کی دعوت پر دیوبندی مسلک سے وابستہ تمام مذہبی قائدین کا اجلاس ہوا۔ جس میں جمعیت علماء اسلام کے تمام دھڑوں کے قائدین کے علاوہ مجلس ختم نبوت، وفاق المدارس اور دیگر سیاسی و غیر سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے دارالعلوم حقانیہ اور جمعیۃ علماء اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے فکر انگیز خطاب فرمایا جسے مولانا عبدالرؤف فاروقی، سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام نے حیطہ تحریر میں لایا۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر مولانا صاحب مدظلہ کا یہ بیان ادارتی صفحات پر نذر قارئین ہے............ (راشد الحق سمیع)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا

معزز علماء کرام، قائدین امت اور عمائدین قوم!

یہ اجلاس انتہائی مبارک ہے اور ایک عرصہ سے خواہش تھی کہ علماء دیوبند ایک جگہ جمع ہو کر قوم کے لئے کوئی خوشخبری دیں۔ ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری ہم سب کی طرف سے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی بیماری ضعف اور پیرانہ سالی کے باوجود کوشش کی اور آج کا یہ مبارک اجلاس منعقد ہوا۔ علماء دیوبند کا اتحاد اور مشترکہ جدوجہد کے لئے لائحہ عمل پوری پاکستانی قوم بلکہ پوری امت مسلمہ کے لئے ایک خوشی کی خبر ہوگی۔ میری اپنی پوری جدوجہد اتحاد کے لئے گذر رہی ہے اور میں نے اس سلسلہ میں ہمیشہ کوشش جاری رکھی ہے۔ عورت کی حکمرانی کے خلاف، شریعت بل کی کامیابی کے لئے، دینی مدارس کے تحفظ کے لئے، افغانستان میں جہادی کوششوں کے ساتھ تعاون کے لئے اور پھر دفاع پاکستان کے لئے، میں نے تمام قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے۔ علماء دیوبند کا اتحاد تو وقت کی ضرورت ہے، میں نے غیر مسلموں کو بھی دفاع پاکستان کے لئے متحد کیا۔ آج بھی جہاں یہ اجلاس دیکھ کر اور تمام جماعتوں کے سربراہوں کو ایک جگہ بیٹھے دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے وہاں یہ احساس بھی ہے کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس اجلاس

میں جہادی جماعتوں کے سربراہوں کو بھی دعوت دی جاتی وہ بھی ہمارا حصہ ہیں اور انہوں نے مسلکی غیرت کے مطابق ہی جہاد میں حصہ لے کر نمایاں قربانی دی ہے۔ جہاد سے اپنے آپ کو الگ رکھ کر ہماری پہچان ختم ہو جائے گی۔جس طرح حضور ﷺ نے اسلام کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ ذروۃ سنامہ الجھاد

اسی طرح متحدہ ہندوستان میں جہاد کی پوری تاریخ اور پھر اب تک سب جانتے ہیں اور اس حقیقت سے ہمیں آنکھیں چرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ دیوبندیت کیلئے بھی ''ذروۃ سنامہ الجھاد'' ہے۔یہی تو ہمارے اور دوسرے مسالک کے درمیان مابہ الامتیاز ہے،دارالعلوم دیوبند کے اکابر اور شاہ عبدالعزیز کے خلفاء سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید کی تحریک سراسر جہاد پر مبنی تھی، پانی پت اور شاملی کے میدانوں میں حافظ ضامن شہید اور مولانا قاسم نانوتوی نے سروں پر گولیاں کھائیں ،شیخ الہند کی اسارت مالٹا، اس تاریخ کو ہم بھول نہیں سکتے اور جو دوسرے لوگ تھے وہ تو ہر موقع پر استعمار کی دہشتگردی پر خاموش رہتے ہیں بلکہ عملاً اس کے معاون رہتے ہیں۔ دیوبندی مکتب فکر نے جہاد کی قوت سے تین عالمی قوتوں کو شکست دی ہے۔ پہلے برطانیہ کو، پھر سوویت یونین کو اور اب صرف امریکہ کو ہی نہیں تمام نیٹو افواج کو شکست سے دوچار کیا ہے اور یہ صرف ایک صدی میں ہوا جہاد ہی سے دنیا کی سپر طاقتیں مٹا دی گئیں تو یہ ہماری پہچان ہے جس پر ہمیں فخر کرنا چاہیے۔ جہاد، دہشت گردی نہیں ہے کہ اس پر معذرت خوانہ انداز اختیار کیا جائے۔ہم اگر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی خواہش پر جہاد چھوڑ دیں گے تب بھی وہ ہمیں اپنا دشمن ہی سمجھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ جہاد کی برکت سے ہی دیوبندیت کا رعب ہے اور اس رعب کو قائم رکھنا ہوگا۔ کفر کو ہم کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتے اس کیلئے نہ دینی پہچان ختم کی جائے اور نہ اس کے لئے کوشش کی جائے۔ دیوبندی مسلک کے ساتھ تعلق رکھنے والی تمام قوتوں کو متحد کرنا ہوگا تا کہ ملک وملت کا دفاع کر کے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی جاسکے۔دیگر جن جماعتوں کو دعوت نہیں دی جاسکی انہیں بھی اس اتحاد میں شامل کیا جائے۔ پھر بھی مولانا عطاء المومن بخاری صاحب نے جو کوشش کی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ اتحاد میں قوت ہے، رعب ہے ،اتحاد ایک بڑی نعمت ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس موقع کیلئے ارشاد فرمایا ہے: وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا تو اس آیت میں دو دفعہ نعمت کا لفظ فرمایا اور واضح کیا کہ یہ جو تم آپس میں ایک دوسرے سے دور تھے اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جوڑ دیا اور تمہارے درمیان اخوت کا جذبہ پیدا ہوا یہ محض اللہ تعالیٰ کی نعمت سے ہوا۔اور تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے الفت ڈال کر اپنی نعمت سے سرفراز کیا۔تو اس نعمت پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور متحد ہو کر اعلیٰ مقاصد کے لئے جدوجہد کا